دُعا میں مصائب کا تریاق

تحریر: جناب ڈاکٹر سجاد الٰہی۔ اسلام آباد

ہر انسان اپنی زندگی میں مختلف نشیب وفراز سے گزرتا ہے، کبھی خوشی اس کا مقدر بنتی ہے اور کبھی غم اس پر سایہ فگن ہوتا ہے۔ کبھی انسان اپنی قسمت پر رشک کرتا ہے اور کبھی حسرت وندامت اس کے نصیب میں ہوتی ہے۔ اسلام نے ہر دو قسم کے حالات میں اپنے ماننے والوں کی راہنمائی کی ہے۔ خوشی کے موقع پر انہیں اللہ تعالیٰ کا صحیح شکر ادا کرنے کا حکم دیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور جب میرے بندے میرے متعلق آپ سے سوال کریں تو بے شک میں قریب ہوں، جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی پکار کو سنتا ہوں۔'' ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور تمہارے رب کا فرمان ہے کہ مجھ سے دُعا کرو، میں تمہاری دُعائیں قبول کروں گا۔'' دوسری قومیں اپنے بہت سے ہتھیاروں پر فخر ومباہات کرتی ہیں اور ان پر اپنے کامل یقین اور بھروسے کا اظہار کرتی ہیں لیکن مسلمانوں کو جو ہتھیار دُعا کی صورت میں عطا کیا گیا ہے وہ لاجواب اور بے مثال ہے۔ ذیل میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے دُعا کے متعلق چند باتوں کا ذکر کیا جارہا ہے۔

۱ دُعا تمام عبادات کی روح ہے، دعا کرنے سے تمام عبادات میں تروتازگی پیدا ہوتی ہے۔ حضرات ائمہ ابوداوٗدؒ اور ترمذیؒ حضرت نعمان بن بشیرؓ سے رویت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''دعا ہی عبادت ہے۔''

۲ دُعا کرنے والے کو چاہیے کہ وہ ان جامع الفاظ میں دُعا کرے جن الفاظ میں رسول کریم ﷺ دعا فرمایا کرتے تھے، کیونکہ نبی کریم ﷺ کے الفاظ میں دعا کرنا قبولیت کے زیادہ قریب ہے۔ امام ابوداوٗدؒ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: نبی کریم ﷺ جامع دعاؤں کو پسند فرماتے تھے اور ان دعاؤں کے علاوہ باقی دعاؤں کو چھوڑ دیتے تھے۔''

۳ دعا کرتے ہوئے مسلمان کو اس بات کا یقین ہونا چاہیے کہ میرا رب میری دعا کو ضرور شرفِ قبولیت بخشے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے متعلق بندے کے گمان کو پورا کرتے ہیں۔ امام احمدؒ حضرت انسؓ سے رسول کریم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا: ''میں اپنے متعلق اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوں، جب

بھی میرا بندہ مجھ سے دعا کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔''

۴ اللہ تعالیٰ کسی ایسی دُعا کو قبول نہیں فرماتے جو غفلت اور لاپرواہی کی حالت میں کی گئی ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے، وہ ہماری دُعاؤں اور فریادوں کا محتاج نہیں۔ بلکہ ہمیں اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم اس کے سامنے انکساری، عاجزی اور یکسوئی سے دُعا کریں تاکہ ہماری دُعائیں نتیجہ خیز ثابت ہوں۔ امام احمدؒ حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! جب بھی تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرو تو اس طرح دعا کرو کہ تمہیں اس کے قبول ہونے کا یقین کامل ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ ایسے بندے کی دعا قبول نہیں فرماتے جس نے قلب غافل کے ساتھ دعا کی ہو۔''

۵ ہر مسلمان موحد کی دعا تین باتوں میں سے ایک بات کی مستحق ضرور ٹھہرتی ہے، اگر اس میں گناہ اور قطع رحمی کی کوئی بات نہ ہو۔ امام احمدؒ حضرت ابوسعیدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب بھی کوئی مسلمان دعا کرتا ہے اور اس کی دعا میں گناہ اور قطع رحمی کی کوئی بات نہیں ہوتی تو اللہ تعالیٰ ایسی دعا کو تین باتوں میں سے ایک بات ضرور عطا فرماتے ہیں: ۱۔ دعا فوراً قبول کر لی جاتی ہے۔ ۲۔ دعا کو اس شخص کیلئے آخرت کے دن کیلئے ذخیرہ کر لیا جاتا ہے۔ ۳۔ دعا کرنے والے پر آنے والی کسی مصیبت اور پریشانی کو اس دعا کے سبب دور کر دیا جاتا ہے، (یہ سن کر) صحابہ کرامؓ نے عرض کی، اے اللہ کے رسول ﷺ! پھر ہم (اللہ تعالیٰ سے) بہت زیادہ فریادیں کریں گے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''(تم جتنی بھی دعائیں کرو گے) اللہ تعالیٰ کے خزانے اس سے بھی بڑھ کر ہیں۔'' ۴۔ بہت سے لوگ کچھ عرصہ دعا کرتے ہیں لیکن جب انہیں اپنی دعاؤں کے نتائج نظر نہیں آتے تو وہ دعا کرنا ترک کر دیتے ہیں ایسے لوگوں کی دعائیں بالکل قبول نہیں ہوتیں، انسان کو چاہیے کہ وہ مسلسل دعائیں کرتا رہے، معلوم نہیں کہ کس وقت رحمٰن ورحیم کی رحمت اس کے دامن گیر ہو جائے۔ امام مالکؒ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی ایک کی دعا اس وقت تک قبول کی جاتی ہے جب تک وہ دعا کرنے میں جلدی نہیں کرتا (دعا میں جلدی کرنے والا) کہتا ہے کہ میں نے (بہت) دعا کی لیکن میری دعا قبول نہیں کی گئی، وہ اس بات (دعا قبول نہ ہونے) سے (اپنے دل میں) حسرت پاتا ہے اور دعا کو ترک کر دیتا ہے (لہٰذا ایسے شخص کی دعا قبول نہیں ہوتی۔)

۶ کچھ لوگ ایسے ہیں جن کی دعائیں کبھی رد نہیں ہوتیں۔ وہ جب بھی اپنے ہاتھوں کو دراز کرتے ہیں تو ان کی فریادیں شرف قبولیت سے سرفراز ہوتی ہیں۔ حضرات ائمہ احمدؒ، ترمذیؒ، نسائیؒ اور ابن ماجہؒ حضرت ابوہریرہؓ سے

روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''تین قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ جن کی دعائیں کبھی رد نہیں ہوتیں: انصاف کرنے والا حاکم، روزہ دار جب افطار کرتا ہے اور وہ شخص جس پر ظلم کیا گیا ہو۔ اللہ تعالیٰ (مظلوم) کی فریاد کو بادلوں کے اُوپر اٹھاتے ہیں اور آسمانوں کے دروازوں کو اس کیلئے کھول دیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''مجھے میری عزت کی قسم! میں تیری مدد ضرور کروں گا اگرچہ تھوڑی دیر بعد (ہی سہی)۔''

۶۔ جو مسلمان اپنی دعا کی قبولیت کا خواہش مند ہو اسے چاہیے کہ وہ اپنے غیر حاضر مسلمان بھائی کیلئے خیر اور بھلائی کی دعا کرے۔ امام مسلمؒ حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کی اپنے غیر موجود بھائی کیلئے دعا قبول ہوتی ہے، وہ جب بھی اپنے مسلمان بھائی کیلئے دعا کرتا ہے تو (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) اس کے سر پر ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے جو اس کے دعا کرنے پر کہتا ہے: ''آمین اور (اے اللہ) اس دعا کرنے والے کو بھی یہی خیر اور بھلائی عطا فرما۔''

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اپنے سے زیادہ سے زیادہ مانگنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

جامع مسجد اہل حدیث محلہ مستریاں میں چار خوش نصیب طلبہ کے تکمیل حفظِ قرآن کے موقع پر رئیس الجامعہ کا خطاب

الحمدللہ جامع مسجد اہل حدیث محلہ مستریاں میں قاری محب اللہ صاحب کی کاوش سے چار خوش نصیب طلبہ حافظ انعام اللہ، حافظ مطلّب، حافظ حضرت عمر اور حافظ احسان الحق نے قرآن مجید مکمل حفظ کیا۔ اس مبارک موقع پر ایک پُر وقار تقریب مورخہ 11 فروری بروز منگل بعد نماز عشاء منعقد ہوئی جس میں رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر نے عالمانہ وفاضلانہ درس ارشاد فرمایا۔ اس موقع پر کافی تعداد میں جماعتی احباب نے شرکت کی۔

مرکزی جامع مسجد چوک اہل حدیث میں اہل حدیث یوتھ فورس کا اجلاس

مورخہ 4 فروری بروز منگل بعد از نماز عشاء مرکزی جامع مسجد چوک اہل حدیث میں اہل حدیث یوتھ فورس کا اہم اجلاس زیر صدارت حافظ عبدالغفور جہلمی صدر اہل حدیث یوتھ فورس جہلم منعقد ہوا جس کا ایجنڈا ضلع جہلم میں اہل حدیث یوتھ فورس کی تنظیم سازی کے بارے میں غور وخوض کرنا تھا۔ اراکین نے اس اجلاس میں بھرپور شرکت کی اور طے پایا کہ ہر ماہ کے پہلے جمعہ کو بعد نماز عصر جامعہ علوم اُثریہ میں نوجوانوں کی اصلاح کیلئے ایک اصلاحی پروگرام منعقد ہوگا جس میں مختلف علماء درس قرآن دیں گے اور ہر دو ہفتے بعد جمعہ کے دن چوک اہل حدیث میں اہل حدیث یوتھ فورس کی میٹنگ ہوا کرے گی۔ مزید یہ طے پایا کہ جلد ہی اہل حدیث یوتھ فورس کی نئی کابینہ تشکیل دی جائے گی۔ ان شاء اللہ